REGD No L 5254

96

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

... اللہ یؤتیہ من یشاء عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ...
فون نمبر ...
فی پرچہ ...

روزنامہ

الفضل لاہور

... ۱۸ ذوالحجہ ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸	یکم اخاء ۱۳[illegible] ہش یکم اکتوبر ۱۹۵۰ء	نمبر ۲۲۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ باغ لاہور - ۳۰ ستمبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو کل خطبہ جمعہ پڑھنے کی وجہ سے کھانسی زیادہ ہو گئی ہے۔ عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں جاری رکھیں ——— رتن باغ لاہور - ۳۰ ستمبر حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءہا کو کمر میں درد کی تکلیف ہے احباب اس بابرکت وجود کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں ——— رتن باغ لاہور - ۳۰ ستمبر مکرم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج صبح بہت سخت کمزوری کا دورہ ہوا۔ دن بھر قریباً اسی حالت میں گزرا۔ احباب موصوف کی صحت کاملہ کے لئے دعائیں فرمائیں۔

مختصرات

کراچی - ۳۰ ستمبر۔ وہ لوگ جو اس بات کا پراپیگنڈہ کرتے ہوئے پائے جائیں کہ پاکستان کو کسی دوسرے ملک سے الحاق ہو جانا چاہیئے۔ یا اس کے کسی حصے کو دوسرے ملک میں ضم ہو جانا چاہیئے۔ ان کو سخت ترین سزا دی جائے گی۔ اس کے متعلق پاک پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں ایک بل بھی پیش ہو رہا ہے۔ اس قسم کے پراپیگنڈے کو ملک سے غداری کے مترادف سمجھا جائے گا۔ اور اس جرم کی سزا دس سال بامشقت ہو گی۔

فلشنگ میڈوز - ۳۰ ستمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں کل انڈونیشیا کو متفقہ طور پر اس ادارہ عالیہ کو ساٹھواں رکن تسلیم کر لیا گیا۔

ترپولی - ۳۰ ستمبر۔ آئندہ سال کے آخر تک ٹریپولیٹینیا کے محکموں میں اسی فیصدی ملازمین لیبیا کے باشندے ہوں گے ۱۹۵۱ء تک ان کی تعداد ۵۸۲ ہو جائے گی

لاہور - ۳۰ ستمبر۔ پراونشل ہیلتھ سروسز کلاس اول کی تنخواہ کا سکیل گورنر پنجاب نے تنخواہ کمیٹی کی سفارشات کے مطابق ۶۰۰—۴۰—۱۰۰۰/۵۰/۲/۱۲۵۰ منظور فرمایا ہے سلیکشن گریڈ افسروں کا گریڈ ۱۴۰۰ تک ہو گا یہ نیا سکیل ۲ ستمبر سے نفاذ پذیر ہو گا۔

لندن - ۳۰ ستمبر۔ امسال آٹھ ماہ کے اندر برطانیہ نے پاکستان سے ۱۶۱۸۷۸۵۵ پونڈ کا سامان منگوایا۔ جو گزشتہ سال کے اتنے ہی عرصے کے مقابلے میں ۷۰ لاکھ پونڈ زیادہ ہے۔ (ب - ا - س)

جمعرات کو پاکستان پارلیمنٹ میں مسئلہ کشمیر پر بحث ہو گی

کراچی - ۳۰ ستمبر۔ آج پاکستان پارلیمنٹ کا اجلاس شروع ہوتے ہی وزیر اعظم پاکستان نے اعلان کیا کہ پارلیمنٹ جمعرات کو مسئلہ کشمیر پر بحث کرے گی۔ آپ نے کہا۔ حکومت ان تمام بے تاب جذبات سے آگاہ ہے جو سر ڈکسن کی ناکامی اور ان کی رپورٹ سے پیدا ہوئے ہیں۔ آپ کے اعلان سے پہلے شیخ صادق حسن نے اس مسئلہ پر تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت چاہی تھی۔ آج اسمبلی نے مختلف قسم کے پندرہ بل بھی پاس کئے۔ جن میں سے پہلا علاقائی فوج اور نیشنل گارڈز کا قیام۔ دوسرا کراچی میں ایک وفاقی یونیورسٹی کا قیام۔ تیسرا بیرونی ملکوں کو اناج کی ناجائز برآمد کے انسداد کے متعلق تھا۔ ایک بل ۱۸۶۹ء کے طلاق بل میں ترمیم کے متعلق بھی پیش ہوا۔ ایک قیدیوں کے آرڈیننس میں ترمیم کے متعلق پیش ہوا۔ کہ اس کا اطلاق مالیرکوٹلہ پر بھی ہونا چاہیئے۔ اجلاس کے شروع میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر مہاجرین نے بتایا کہ جون تک ۷۰ لاکھ سے زاید مہاجرین پاکستان آئے ہیں۔ جن میں سے ۲/۱ ۴ لاکھ آباد کرنا باقی ہے۔ اور ان پر ۲ کروڑ ۴۰ لاکھ روپیہ خرچ کیا جا چکا ہے۔ آپ نے کہا۔ کہ لیاقت نہرو معاہدے کے بعد ۲ لاکھ سے زاید مہاجرین پاکستان آئے ہیں ایک اور سوال کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ اگلے مہینے ایک بین المملکتی کانفرنس اوقاف کی جائدادوں پر غور کرنے کے لئے ہو گی۔ اور مرکزی مشاورتی کمیٹی میں مشرقی پاکستان کے دو اور نمائندے لئے جائیں گے۔ وزیر مواصلات نے ایک سوال کے جواب میں بتایا۔ کہ اب چاٹگام میں چار کے بجائے ۱۴ جہاز لنگر انداز ہو سکتے ہیں۔ اور آئندہ تین سالوں میں سٹیمروں کے لئے چار نئے گھاٹ تیار کئے جا رہے ہیں۔ تھرڈ اور انٹر کلاس کے ڈبوں میں بجلی کے پنکھے لگائے جا رہے ہیں۔ ایک اور سوال کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ معاہدے کے مطابق پاکستان موعودہ خام پٹسن کی مقدار ہندوستان کو بیچ چکا ہے۔

سیلاب زدہ علاقے کا فضائی جائزہ

لاہور - ۳۰ ستمبر۔ آج گورنر پنجاب ہز ایکسی لینسی سردار عبد الرب نشتر نے ہوائی جہاز میں بیٹھکر چار گھنٹے تک سیلاب زدہ علاقے کا فضائی جائزہ لیا ہے۔ اور نارووال سیالکوٹ سے لے کر منٹگمری اور ملتان تک پرواز کی۔ آپ نے سیلاب زدگان کی بحالی اور تازہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے سوموار کو اعلیٰ فوجی۔ سول اور ریلوے کے افسروں کی ایک کانفرنس بلائی ہے۔

اب ہم اسے خود طے کر لیں گے

نئی دہلی - ۳۰ ستمبر۔ آج نئی دہلی میں اخبار نویسوں کی کانفرنس کو خطاب کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے سر ڈکسن کی اس تجویز کا خیر مقدم کیا۔ کہ کشمیر کا مسئلہ ہندوستان و پاکستان کو باہمی گفت و شنید سے طے کر لینا چاہیئے آپ نے کہا۔ ہندوستان اس بات پر رضامند ہے۔ کہ وہ محدود حد تک پاکستان کا عملی دخل تسلیم کر لے لیکن وہ اپنی برتری کو خیرباد نہیں کہہ سکتا۔ یاد رہے۔ کہ ہندوستان خود ہی سلامتی کونسل میں مسئلہ کشمیر کو لے کر گیا تھا۔ حالانکہ اس وقت پاکستان نے اس بات کی پیشکش کی تھی۔ کہ اسے باہمی گفت و شنید سے سلجھا لیا جائے۔

لاہور - ۳۰ ستمبر۔ ملیریا کی روک تھام کیلئے گوجرانوالہ میں طبی امداد کی سولہ یونٹیں اور ضلع منٹگمری میں مستقل ڈسپنسریوں کے علاوہ چھ میڈیکل ریلیف یونٹ مصروف عمل ہیں۔ ہیضے کے ۲ لاکھ ۵۰ ہزار ۹ سو پچاسی والے ٹیکے مختلف ضلعوں میں تقسیم کر دئے ہیں۔

کوریا کو بیرونی مداخلت سے پاک کیجئے!

لیک سکسیس - ۳۰ ستمبر۔ شمالی کوریا کے حکام نے اقوام متحدہ سے اپیل کی ہے کہ کوریا سے بیرونی مداخلت کو ختم کر دیا جائے اور غیر ملکی فوجوں کو واپس بلا لیا جائے۔ کیونکہ جنوبی کوریا نے پھر جنگ چھیڑ دی ہے۔ آج سلامتی کونسل کی سیاسی کمیٹی متحدہ کوریا میں آزاد و جمہوری حکومت کیلئے انتخابات کرانے کی تجویز پر غور کرے گی۔ تجویز یہ ہے کہ نئی حکومت کے قیام و استحکام تک اقوام متحدہ کی فوجیں وہاں رہیں ——— **محاذ جنگ** - آج امریکی ۲۵ ویں ڈویژن پیش قدمی کرتی ہوئی مغربی ساحل کی سرحد تک پہنچ گئی۔ دیگر محاذوں پر بھی امریکی فوجوں کی پیش قدمی رک نہیں سکی۔

نئی دہلی - ۳۰ ستمبر۔ ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج اخبار نویسوں سے کہا کہ اگر اقوام متحدہ کی فوجیں شمالی کوریا میں داخل ہوئیں۔ تو ہم اس کی مخالفت کریں گے۔

کوآپریٹو مطالبات کی تصدیق

لاہور - ۳۰ ستمبر۔ اپریل ۴۹ء کے بین المستعمراتی بنکنگ معاہدہ کی پیروی میں پنجاب کے محکمہ امداد باہمی کے افسروں کی دو پارٹیاں اس سال ماہ نومبر میں جالندھر اور دہلی، مشرقی پنجاب۔ راجستھان اور صوبہ دہلی کے مسلم انخلا کنندگان کے مطالبات کی تصدیق کیلئے جائینگی۔ اسی طرح غیر مسلموں کے غیر مصدقہ مطالبات کی تصدیق کیلئے مشرقی پنجاب کے محکمہ امداد باہمی کے افسروں کی ایک پارٹی پنجاب آئیگی اس کے علاوہ دیگر متعلقہ متنازعہ فیہ امور کا فیصلہ کرنے کیلئے ۱۳ نومبر کو دونوں رجسٹراروں کی لاہور میں ملاقات ہو گی

آسام میں نئے لوگ نہیں جا رہے!

ڈھاکہ - ۳۰ ستمبر۔ آج مشرقی بنگال کی حکومت کے ایک سرکاری اعلان میں وزیر اعظم آسام کے اس بیان کی تردید کی گئی ہے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ آسام کے لوگوں کے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں مشرقی بنگال سے اور مسلمان واپس آ رہے ہیں ... اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہمارے پاس متعدد ایسی شکایات آئی ہیں کہ جو لوگ واپس لانے کے لئے بلائے جاتے ہیں۔ ان کو اس معاملے میں ہزاروں دقتیں پیش آ رہی ہیں۔ ان حالات میں نئے طبقی لوگوں کے وہاں جانے کا سوال ہی کہاں پیدا ہو سکتا ہے کیونکہ وہاں تو اصل باشندے بھی جانے سے ہچکچاتے ہیں۔

آج اور کل

ضلع لاہور کے سیلاب زدوں کیلئے

کپڑے اور کمبل دیجئے

یہ عطیئے تھانوں، چوکیوں یا علاقہ مجسٹریٹوں، کے مقرر کردہ دیگر مرکزوں پر بھیج کر رسید حاصل کی جائے۔ ڈسٹرکٹ ریلیف کمیٹی کے ممبروں، صوبائی مسلم لیگ کی ریلیف کمیٹی کے ممبروں، قومی رضاکاروں، آل پاکستان خواتین ایسوسی ایشن کی مجلس عاملہ (لاہور برانچ) صوبائی ریڈ کراس کی مجلس عامہ، بوائے سکاؤٹوں، طلبہ کارپوریشن کے کونسلروں اور دوسرے افراد کو ڈپٹی کمشنر کی جانب سے جاری شدہ رسیدات پر عطیات فراہم کرنے کا اختیار دیا گیا ہے

★ ★ ★

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایڈیٹر - روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

میرا انکار کرنے میں جلدی نہ کرو

"اے مسلمانو! جو اولوالعزم مومنوں کے آثارِ باقیہ ہو اور نیک لوگوں کی ذریت ہو۔ انکار اور بدظنی کی طرف جلدی نہ کرو۔ اور اس خوفناک وبا سے ڈرو جو تمہارے اردگرد پھیل رہی ہے۔ اور بے شمار لوگ اس کے دامِ فریب میں آ گئے ہیں۔ تم دیکھتے ہو کہ کس قدر زور سے دینِ اسلام کے مٹانے کے لئے کوشش ہو رہی ہے . . . . اسلام انسان کی طرف سے نہیں کہ انسانی کوششوں سے برباد ہو سکے۔ مگر افسوس ان پر کہ جو اس کی بیخ کنی کے لئے درپے ہیں اور پھر دوسرا افسوس ان پر ہے جو اپنی عورتوں اور اپنے بچوں اور اپنے نفس کی عیاشیوں کے لئے تو ان کے پاس سب کچھ ہے مگر اسلام کے حصہ کا ان کی جیب میں کچھ نہیں۔ کاہلو! تم پر افسوس کہ اب تو تم اعلائے کلمۂ اسلام اور دینی انوار کے دکھلانے کی قوت نہیں رکھتے۔ مگر خدا تعالیٰ کے قائم کردہ کارخانہ کو بھی جو اسلام کی چمکار ظاہر کرنے کے لئے آیا ہے شکریہ کے ساتھ قبول نہیں کر سکتے۔ اسلام آجکل اس چراغ کی طرح ہے جو ایک صندوق میں بند کر دیا جائے یا اس چشمہ شیریں کی طرح ہے جو خس و خاشاک سے چھپا دیا جائے۔ اسی وجہ سے اسلام تنزل کی حالت میں پڑا ہوا ہے۔ اس کا خوبصورت چہرہ دکھائی نہیں دیتا۔ اس کا دلکش اندام نظر نہیں آتا۔ مسلمانوں کا فرض تھا کہ اس کی محبوبانہ شکل دکھلانے کے لئے جان توڑ کر کوشش کرتے۔ اور مال کیا بلکہ خون بھی پانی کی طرح بہاتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہ کیا وہ اپنے غایت درجہ کی نادانی سے اس غلطی میں پھنسے ہوئے ہیں۔ کہ کیا پہلی تالیفات کافی نہیں۔ نہیں جانتے کہ جدید فسادوں کے دور کرنے کے لئے جو جدید در جدید پیرایوں میں ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ مدافعت بھی جدید طور پر ضروری ہے۔ اور نیز ہر ایک زمانہ کی تاریکی پھیلنے کے وقت میں جو نبی اور رسول اور مصلح آتے رہے کیا اس وقت پہلی کتابیں نہیں تھیں۔ سو بھائیو یہ تو ضروری ہے کہ تاریکی پھیلنے کے وقت میں روشنی آسمان سے اترے۔ اس لئے کہ اس لیلۃ القدر میں خدا تعالیٰ کے فرشتے اور روح القدس اس مصلح کے ساتھ رب جلیل کے اذن سے آسمان سے اترتے ہیں نہ عبث طور پر بلکہ اس لئے کہ تا مستعد دلوں پر نازل ہوں اور سلامتی کی راہ کھولیں۔ سو وہ تمام راہوں کو کھولتے اور تمام پردوں کے اٹھانے میں مشغول رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ ظلمت غفلت دور ہو کر صبح ہدایت نمودار ہو جاتی ہے۔" (فتح اسلام)

(مرسلہ حسن محمد لئیق از ربوہ)

بیرونی ممالک کی تبلیغ کا بوجھ آپ پر ہے

تحریک جدید کے دفتر اول کی پانچہزاری فوج وہ ہے جسے تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شامل ہونے کی سعادت کا فخر سب سے پہلے ملا۔ اس اولیت کی فضیلت پر مجاہدین جس قدر سجدات شکر بجا لائیں کم ہیں۔ یہی فوج ہے جس کے متعلق حضور نے فرمایا کہ

قیامت تک مسلمان ہونے والوں اور احمدیت میں شامل ہونے والوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونے والے دوستوں کو ملتا رہے گا کیونکہ یہ روپیہ ایک مرکزی تبلیغی فنڈ پر خرچ ہوگا (یاد رہے کہ تحریک جدید کا پیسہ پیسہ بیرونی ممالک کی تبلیغ پر خرچ کیا جا رہا ہے۔) اور اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا۔ یقیناً ان سب کو اللہ تعالیٰ قیامت تک عطا فرماتا رہے گا۔ یہ اتنے بڑے فخر کی بات ہے اگر ہماری جماعت کے احباب اس نکتہ کو اچھی طرح سمجھ لیں تو اپنی قربانیاں ان کو حقیر نظر آنے لگیں گی۔

بیرونی ممالک میں کام کرنے والے مبلغوں اور ان کی جگہ جانے کے لئے تیاری کرنے والے مبلغوں کے تمام اخراجات دفتر اول کے مجاہدوں پر ہیں اور وہ سولہ سال سے میں وصولی کی رفتار اس قدر سست ہو رہی ہے کہ یہ نواں مہینہ جا رہا ہے۔ اب تک وعدوں کے لحاظ سے نو ماہ میں ۷۵ فیصدی وصولی ہو جانی چاہیئے تھی۔ لیکن اب تک کی وصولی صرف ۴۰ فیصدی سے زیادہ نہیں۔ گویا ۳۵ فیصدی (روپیہ) کی کمی ہے جس سے سخت مشکل پڑ رہی ہے۔ اور بیرونی ممالک کے اخراجات ادا کرنے میں تنگی ہو رہی ہے۔ دفتر وکیل المال تحریک جدید وعدہ کرنے والے احباب کو یاد دہانی کروا رہا ہے کہ ہر وعدہ کرنے والے کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اس کا وعدہ اول تو اسی ماہ میں پورا ہو جائے ورنہ اگلے ماہ کے شروع میں تو ضرور پورا ہو جائے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ بعض کو یاد دہانی نہ ملے۔ اس لئے احباب کرام کو چاہیئے کہ اخبار کے اس نوٹ کو دیکھ کر خاص توجہ فرمائیں اور اپنے وعدے جلد سے جلد ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ آمین

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

دفتر دوم ——— اور ——— خدام الاحمدیہ

"میں نے صدر مجلس خدام الاحمدیہ کا بار اس لئے اٹھایا ہے تا جماعت کے نوجوانوں کو دین کی طرف توجہ دلاؤں۔ سو میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام (دفتر دوم کے وعدوں کے حصول کا کام) کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور کوشش کریں گے۔ کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

دفتر دوم کے وعدوں کی وصولی کی ذمہ واری سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس ارشاد کے مطابق خدام الاحمدیہ کے سپرد فرمائی ہے۔ سالانہ اجتماع کے موقعہ پر دفتر دوم کے متعلق ہر مجلس کی کارگزاری حضرت اقدس کے حضور پڑھ کر سنائی جائے گی۔ آپ کی مجلس کے وعدے سو فیصدی وصول ہو کر اس سے قبل داخل خزانہ ہو جانے چاہئیں۔

(وکیل المال ثانی)

سالانہ اجتماع کا چندہ فوراً بھجوایا جائے

خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع قریب سے قریب تر آ رہا ہے۔ انتظامات کے لئے مرکز کو روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ جس قدر رقم اس سلسلہ میں جمع ہو چکی ہے۔ وہ بلا تاخیر بھجوا دی جائے اور کوشش کی جائے کہ تمام خدام سے مقررہ شرح کے مطابق چندہ وصول ہو کر دس اکتوبر تک مرکز میں پہنچ جائے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

جماعت احمدیہ کتھو والی چک ۳۱۲ کا تبلیغی جلسہ

جماعت احمدیہ کتھو والی چک ۳۱۲ ج۔ب ضلع لائلپور میں ۸ اکتوبر بروز اتوار ایک تبلیغی جلسہ مقرر ہوا ہے۔ مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی۔ امیر صاحب ضلع لائلپور تشریف لائیں گے۔ گرد و نواح کی جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ جلسہ میں تشریف لائیں کھانے کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔

محمد امین شاہ مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ کتھو والی ۳۱۲
ضلع لائلپور

التماس دعا

ہمشیرہ عزیزہ امۃ السلام (اہلیہ خواجہ محمد یوسف صاحب سنٹرل ڈی سپرنٹنڈنٹ کراچی) تین ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب کرام انکی صحت کاملہ کیلئے دعا فرمائیں

خاکسار محمد عبداللہ

بقیہ صفحہ ۳

نے بھی مثلاً "زمیندار"۔ "نوائے وقت" "قاصد" افسر مذکور کے متعلق اس جھوٹ کو شائع کیا ہے اور لکھا ہے کہ افسر مذکور نے محض اپنے کسی رشتہ دار کو فائدہ پہنچانے کے لئے بے دخلی کا حکم دیا ہے۔ حالانکہ حکومت کو علم ہے کہ افسر مذکور کے متعلق یہ سراسر جھوٹا پروپیگنڈا ہے۔ جس سے بھولے بھالے عوام کو احمدیوں کے خلاف بھڑکانے کے سوا اور کوئی غرض نہیں ہے تاکہ وہ مشتعل ہو کر احمدیوں کو جان و مال کا نقصان پہنچائیں۔

سوال ہے کہ کیا ایسی صورت میں حکومت کا کم سے کم یہ فرض نہیں ہے کہ وہ جلد از جلد اس امر کے متعلق ایک بیان جاری کرے۔ جو صحیح حالات پر مشتمل ہو۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا ایک وفادار جماعت کے خلاف اشتعال انگیزی کے لئے متواتر ایسی جھوٹی خبریں شائع کرنا کسی جرم کی تعریف میں نہیں آتا۔ اور پاکستان میں اس کی کھلی اجازت ہے؟

ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے داخل کروائے (ارشاد امیر المومنین)

روزنامہ — الفضل — لاہور
یکم اکتوبر ۱۹۵۰ء

آزادئ تبلیغ کے متعلق احراری نظریہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کل کے اخبارات میں قارئین کرام نے وہ رپورٹیں پڑھی ہونگی جو مسٹر لیاقت علی خان وزیراعظم پاکستان نے پاکستان دستور ساز اسمبلی میں پیش کیں جنمیں پاکستان کے آئیندہ دستور کی اہم خصوصیات اور پاکستان کے شہریوں کے بنیادی حقوق کی وضاحت کی گئی ہے۔ اور یقیناً بنیادی حقوق کی رپورٹ میں یہ بھی پڑھا ہوگا کہ پاکستان کے ہر شہری کو تقریر اظہار خیال۔ باہم میل جول۔ اسلحہ کے بغیر پُر امن اجتماع کوئی پیشہ تجارت یا کاروبار شروع کرنے اور جائداد کی خرید و فروخت کی آزادی ہوگی نیز ہر شخص کو آزادئ ضمیر حاصل ہوگی۔ وہ کسی مذہب پر عمل پیرا ہونے کا مجاز ہوگا۔ اور اس کی تبلیغ کر سکے گا۔ بشرطیکہ یہ امن عامہ اور اخلاق کے منافی نہ ہو۔ وغیرہ وغیرہ

یہ تو ہے وہ رپورٹ جو مسٹر لیاقت علی خان وزیراعظم پاکستان نے پاکستان دستور ساز اسمبلی میں پیش کی ہے۔ اس کے مقابلہ میں مجلس احرار کی بارگاہ سے جس آرڈی نینس کی تجویز ہوئی ہے۔ اور جو احراریوں کے ترجمان معاصر "آزاد" اشاعت مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۵۰ء میں شائع ہوئی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیے جو ذیل میں حرف بحرف نقل کی جاتی ہے۔

"الفضل کی ایک اطلاع کے مطابق مرزائی ۱۱ اکتوبر کو یوم تبلیغ منا رہے ہیں اس وقت ہم اس کی حقیقت اور اس کے نتائج پر تو بحث نہیں کرنا چاہتے البتہ اس حکومت سے جو کہ اسلامی حکومت ہونے کی دعویدار ہے دو ایک باتیں پوچھتے ہیں

(۱) جب پاکستان ایک اسلامی حکومت ہے اور اہل اسلام کے تمام فرقوں طبقوں اور جماعتوں کے نزدیک مرزائی مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں تو ایک اسلامی سلطنت میں ارتداد کی تبلیغ کی اجازت کیونکر ہے؟

(۲) جیسا کہ مرزائی لٹریچر اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام تصانیف سے عیاں ہے مرزائیت کا مقصد بجز حضور نبی اکرمؐ تمام انبیاء، اولیاء، اور علماء کی توہین کے اور کچھ نہیں اور جب مرزائی اس مذہب کی تبلیغ کو اٹھیں گے تو لازم وہ انبیاءؑ کی توہین کے مرتکب ہوں گے۔ جیسا کہ وہ سیالکوٹ اور ڈیرہ غازیخان کے جلسوں میں کر چکے ہیں۔ اور اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ مسلمان مشتعل ہوں گے۔ جس سے ملک میں فتنہ و فساد کی ابتدا ہوگی اس فتنہ کا ذمہ وار کون ہوگا؟

(۳) جب قادیان اور ربوہ میں مسلمانوں کو صرف اس لیئے تبلیغ کی اجازت نہیں۔ کہ وہاں مرزائیوں کی اکثریت ہے تو مرزائیوں کو کس طرح حق پہونچتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے شہروں قصبوں اور دیہات میں تبلیغ کا نام لیں۔

یہ تین باتیں ایسی ہیں جن پر حکومت کو غور کرنا چاہیئے۔ اور اس یوم تبلیغ پر پابندی عائد کر کے ملک کو فتنہ و فساد کی آگ سے بچانا چاہیئے۔"

(اخبار آزاد ۲ اکتوبر ۱۹۵۰ء)

ہمارا خیال ہے کہ حکومت مجلس احرار کی ان تینوں باتوں پر ضرور غور کرے گی۔ ہم حکومت کی مدد کے لئے ان کے متعلق بالترتیب کچھ عرض کرتے ہیں

(۱) پاکستان میں رہنے والے تمام مسلمان بہت سے ایسے گروہوں میں بٹے ہوئے ہیں جنکو فرقے کہا جاتا ہے۔ ان فرقوں میں سے کا ہر ایک فرقہ اپنے آپ کو حقیقی مسلمان اور تمام دوسرے فرقوں کو مرتد اور دائرہ اسلام سے باہر مانتا ہے۔ مثلاً فرض کیجئے کہ یہاں تین فرقے (ا) (ب) اور (ج) ہیں۔ ان تینوں میں سے الف اور ب ج کو مرتد اور دائرہ اسلام سے باہر سمجھتے ہیں اور ب ج الف کو الف ج۔ ب کو گویا ہر ایک فرقہ دوسرے دو کی نظر میں متفقہ اور متحدہ طور پر مرتد اور دائرہ اسلام سے باہر ہے۔ اس لئے عرض ہے کہ اگر حکومت نے مجلس احرار کے مجوزہ آرڈی نینس کو تسلیم کر لیا۔ تو اسکو ہر فرقہ کی تبلیغ کو بند کرنا پڑے گا۔ کیونکہ اس تجویز کے مطابق ایک اسلامی ملک میں ارتداد کی تبلیغ کی اجازت کیونکر دی جا سکے گی نہ رہے بانس نہ بجے بانسری۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

(۲) ہم حکومت کے تمام متعلقہ افسروں کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ "مرزائی لٹریچر" کا اور "مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف" کا خود بغور مطالعہ فرمائیں اور کتر و بیونت کر کے احراریوں اور مخالفین احمدیت نے جو حوالے شائع کئے ہیں۔ اور جو ان پر فسانہ طرازیاں کی ہوئی ہیں ان کو نہ دیکھیں پھر ہمیں کامل یقین ہے کہ یہ بات صاف صاف کھل جائے گی۔ کہ احراری اپنے اعمال سے انبیاء علیہم السلام کی ہتک کر رہے ہیں یا احمدی۔

سیالکوٹ اور ڈیرہ غازیخان کی رپورٹیں یقیناً حکومت کے پاس پہنچی ہوں گی ان کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا۔ کہ احراریوں نے کس طرح وہ طریق اختیار کیا جو مخالفین انبیاء علیہم السلام کا ہوتا ہے۔ اور احمدیوں نے کس طرح وہ صبر اور استقلال دکھایا جو انبیاء علیہم السلام کی جماعتوں کا ہی شیوہ ہے۔

(۳) یہ غلط ہے کہ قادیان اور ربوہ میں مسلمانوں کو تبلیغ کی اجازت نہیں۔ ہاں حکومت ہر جگہ ایسے کردار کے اظہار سے روک سکتی ہے۔ جو کردار صرف طائف والوں کے لیئے ہی باعث فخر ہو سکتا ہے جس میں بدزبانی اور دشنام دہی کو مذہبی تبلیغ سمجھا جاتا ہے۔ جس کے لئے حکومت سزائیں دینے کے لئے مجبور ہوتی رہی ہے۔ جس سے قائد اعظم جیسا مسلمانوں کا محسن بھی محفوظ نہ رہ سکا حکومت فتنہ طرازی کی اجازت نہیں دے سکتی۔ ہاں تبلیغ کا دروازہ بھی بند نہیں کر سکتی۔ اگر تبلیغ قرآن کریم کے اصولوں کے مطابق ہو یعنی جادلھم بالتی ھی احسن ہم ایسے مسلمانوں کو جو فتنہ طرازی کے لئے نہیں بلکہ نیک نیتی سے ہمیں تبلیغ کرنا چاہیں خود دعوت دیتے ہیں کہ آؤ ہمیں تبلیغ کرو۔ ہمیں تو یہ حسرت ہے کہ کاش تمام مسلمانوں کو تبلیغ اسلام کا جوش و شوق پیدا ہو مگر تبلیغ احراریوں کی دھینگا مشتی کا نام نہیں ہے۔

اس تجویز میں احراریوں کی مجلس نے صرف احمدیوں کا ذکر کیا ہے باقی فرقوں کا نہیں کیا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ (الف) احراری دلائل کی بجائے حکومت کی قوت بازو کے آسرے پر آ پڑے ہیں۔ یہ تجویز احراریوں کا کھلم کھلا اعتراف شکست ہے۔

(ب) احراریوں کو عیسائیوں کی کھلم کھلا تبلیغ سے شکایت نہیں ہے وہ دیکھتے ہیں کہ عیسائیوں کے بیسیوں مشن صرف لاہور میں تبلیغ کر رہے ہیں اور پاکستان کے طول و عرض میں تو ان کی تعداد بے شمار ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عیسائی تثلیث کی یعنی تین میں ایک اور ایک میں تین کی تبلیغ کرتے ہیں۔ جو اصول توحید کی نفی ہے۔ احراریوں کو یہ تبلیغ بہت پسند ہے۔ اس لئے اس کے خلاف آواز نہیں اٹھائی۔ لیکن احمدیوں کے خلاف آواز اس لئے اٹھائی گئی ہے کہ وہ توحید باری تعالے اور رسالت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ نہ صرف پاکستان بلکہ ہندوستان بلکہ تمام ایشیا امریکہ۔ افریقہ یورپ میں کر رہے ہیں (ج) احراریوں کو ایسی جماعت کی تبلیغ کو تو ضرور روکنا چاہیئے تھا جو احراریوں کو احمدی بنا کر پابند صوم و صلوٰۃ کر دیتی ہے۔ جو ان کے سینوں میں اسلام کی حقیقی محبت اور اس کی اشاعت کی جلانے والی تڑپ پیدا کر دیتی ہے۔ اور جو عیسائی مشنوں کے مقابلے نہ صرف پاکستان میں اور نہ صرف دوسرے ممالک میں بلکہ خود عیسائیت کے گڑھوں میں جا جا کر رہی ہے ایسے لوگ بھلا پاکستان کی اسلامی حکومت میں تبلیغ کس طرح کر سکتے ہیں۔ اور ان کو تبلیغ کی کس طرح اجازت دی جا سکتی ہے۔ پاکستان کی اسلامی حکومت کو تو تارک صوم و صلوٰۃ مسلمانوں کی ضرورت ہے۔ یا ان مسلمانوں کی جو مسلمانوں کی ایک ہی فعال جماعت جماعت احمدیہ کے راستہ میں روکاوٹیں ڈالیں یعنی احراریوں کی۔ پاکستان کی اسلامی حکومت کو تو صرف احراریوں کی ضرورت ہے۔ جو افترے سازی میں ید طولے رکھتے ہیں۔ جو بے باکی سے جھوٹ بول سکتے ہیں۔ اور ذرا نہیں منفعل ہوتے۔ کیونکہ آجکل دروغ کو ہی فروغ ہے پاکستان کی اسلامی حکومت کا وقار دنیا میں احراری ہی قائم کر سکتے ہیں؟ نعوذ باللہ من ذالک

حکومت بیان جاری کرے

حکومت کو ضرور اس امر کا علم ہونا چاہیئے کہ احراری اور اس قماش کے دیگر لوگ پاکستان خاصکر مغربی پاکستان کے طول و عرض میں احمدیوں کے خلاف اشتعال انگیزی کر رہے ہیں اور جھوٹی افترائیں شائع کر کے احمدیوں کے خلاف ایسی منافرت پھیلا رہے ہیں کہ جس کے نتائج کئی بار معصوم اور بے گناہوں پر ناحق تشددی حملوں کی صورت میں ظاہر ہو چکے ہیں۔ حکومت کو علم ہے کہ روزنامہ "آزاد" "زمیندار" اور بعض دوسرے اخبارات نے چوہدری محمد ظفر اللہ خان کے متعلق ضلع گورداسپور کے بارے میں ایک افترے کو اتنا نشر کیا تھا کہ آخر حکومت کو تردیدی بیان شائع کرنا پڑا۔ اگرچہ بہت دیر کے بعد ایسا کیا گیا تھا۔ عرض ہے کہ اب پھر احراریوں اور ان کے حواریوں نے لاہور کے ایک بے گناہ احمدی افسر کے متعلق میکلوڈ روڈ والے مکان کی بیدخلی کے ضمن میں ایک افترے گھڑی ہے۔ اور اسکو خوب نشر کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ ملاحظہ ہو آزاد مورخہ ۲ اکتوبر ۱۹۵۰ء و بعض دوسرے اخبارات

(باقی دیکھیں صـ۲ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک احمدی مبلغ کی گذشتہ تبلیغی ڈائری

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج سیرالیون مغربی افریقہ حال لاہور)

گذشتہ سے پیوستہ ۳

گذشتہ دو قسطوں میں احمدیت کی صداقت کے ثبوت میں یہ عاجز اپنے بعض تجربات اور واقعات پیش کر چکا ہے جو وقتاً فوقتاً تبلیغی میدان میں پیش آتے رہے۔ آج بھی اسی سلسلے میں قارئین کرام کی دلچسپی اور ازدیاد ایمان کے لئے چند ایک واقعات پیش کئے جاتے ہیں۔ گو یہ واقعات میں نے گذشتہ دنوں مجلس خدام الاحمدیہ لاہور کی طرف سے تعلیم الاسلام کالج لاہور میں جو میرا لیکچر ہوا تھا اس میں بیان کرنے کے لئے نوٹ کئے تھے مگر اس دن طبیعت بخار سے خراب ہونے کے سبب اور قلتِ وقت کی وجہ سے بیان کرنے سے رہ گئے۔ اس لئے اب اخبار میں دئیے جا رہے ہیں۔

(۵)

لیکچروں کا انوکھا طریق

مغربی افریقہ میں عموماً اور سیرالیون کے علاقہ میں خصوصاً تبلیغ اور لیکچروں وغیرہ کا طریق بھی دوسرے بیرونی مشنوں یا ملکوں سے بہت مختلف ہے۔ وہاں عموماً ترجمان کے ذریعہ لیکچر وغیرہ دینے پڑتے ہیں بلکہ علاقہ کے بڑے بڑے چیفوں اور برسرِ اقتدار لوگوں سے آفیشل ملاقات کے وقت بھی ترجمان مہیا کرنا پڑتا ہے جو عموماً تنخواہ دار ملازم ہوتا ہے۔ اکثر جگہ تو یہ ایک رسم بن چکی ہے کہ ہر فارینر یا اجنبی سے ضرور ترجمان کے ذریعہ گفتگو کی جائے۔ حالانکہ بعض دفعہ فریقین ایک دوسرے کی زبان خوب اچھی طرح سمجھ رہے ہوتے ہیں یا کم از کم انگریزی زبان سے دونوں پورے طور پر آشنا ہوتے ہیں۔ مگر اس کے باوجود اکثر افریقن وطنیت کے زیر اثر اپنے ملک کی ایک پرانی رسم کو برقرار رکھنے کے لئے یا فخریہ طور پر بلحاظ چیف اپنے وقار اور پوزیشن کے اظہار کے لئے آفیشل گفتگو ضرور ترجمان کی وساطت سے کرتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ بعد میں بے تکلفی زیادہ ہو جائے۔

اس طریق کے پیش نظر لیکچرار تقریر کرتے وقت ایک دو منٹ بول کر خاموش ہو جاتا ہے یا بیٹھ جاتا ہے اور ترجمان لوکل زبان میں حاضرین کو اس کا مطلب لفظی ترجمے میں یا مفہوم کے طور پر سمجھاتا ہے اس کے بعد تقریر کرنے والا پھر کھڑا ہو کر کچھ بیان کر دیتا ہے اور ایک دو منٹ کے بعد ترجمان پھر اس کا ترجمہ سامعین تک پہنچاتا ہے۔ ہماری اکثر مساجد میں خطبہ جمعہ کا بھی یہی طریق ہے کہ بعض دفعہ سامعین کا ایک کثیر التعداد حصہ ایک زبان بولنے والا ہو۔ اور دوسرا حصہ کوئی دوسری زبان سمجھتا ہو تو دونوں قسم کے لوگ مجبور کرتے ہیں کہ دونوں زبانوں کے علیحدہ علیحدہ ترجمان ڈھونڈ کر مقرر کئے جائیں گو وہ لوگ ایک دوسرے کی زبان سے کلّی طور پر ناآشنا نہیں ہوتے مگر پورے طور پر سمجھ بھی نہیں سکتے اور اگر اس قسم کا انتظام نہ کیا جائے تو عموماً دیکھا گیا ہے کہ دوسری زبان سمجھنے والے لوگ تقریر پورے طور پر نہ سمجھ سکنے کی وجہ سے یا اپنی ہتک سمجھتے ہوئے خفا ہو کر چلے جاتے ہیں یہ عجیب بات ہے کہ وہاں کے بڑے گاؤں یا قصبوں میں تین یا چار مختلف زبانیں بولنے والے لوگ بڑے بڑے حصوں میں آباد ہوتے ہیں اور اپنے ماحول میں یہ لوگ اپنی اپنی زبانیں بولتے اور قائم بھی رکھتے ہیں گو عام بازار یا مخلوط تجارتی جگہوں پر زیادہ تر وہی زبان استعمال ہوتی ہے جو اس علاقہ کی عام زبان ہو۔ کیونکہ دوسری زبانوں کے لوگ عموماً تاجر پیشہ اور مستقل مسلمان مہاجر ہوتے ہیں وہ نائیجیریا یا اردگرد کے فولانی اور دیگر مسلمان علاقوں سے وہاں جاکر آباد ہوتے ہیں اور بالعموم شادیوں کے بعد پھر وہیں رہ پڑتے ہیں۔ اسی قسم کے لوگوں کی وجہ سے ابتداء میں اسلام مغربی افریقہ میں پھیلا ہے مگر ایسے مہاجروں کے اسلامی تعلیم سے پورے طور پر واقف نہ ہونے کی وجہ سے اور عام تعلیم کے فقدان کے سبب یہ لوگ اسلام صحیح طور پر پیش نہ کر سکے اور نتیجۃً اب وہاں ہر جگہ اسلامی تعلیم اور عبادتیں ایسی عجیب طرح سے بگڑی ہوئی صورت میں نظر آتی ہیں کہ پہلی نظر دیکھتے ہی ایک اجنبی سخت حیرت میں پڑ جاتا ہے۔

پس بعض حالات کے پیش نظر ایسا انتظام بھی کرنا پڑتا ہے کہ لیکچر کرتے وقت پہلے ہمارا مبلغ انگریزی میں بات پیش کرتا ہے۔ پھر ایک ترجمان ایک زبان میں اس کا ترجمہ کرتا ہے اور اس کے بعد دوسرا ترجمان جو مبلغ کی دوسری طرف کھڑا ہوتا ہے دوسری زبان میں ترجمہ کرتا ہے اور اتنی دیر یونہی کھڑے رہنا پڑتا ہے یا کچھ اور سوچ لیا جاتا ہے۔ پرائیویٹ ملاقات یا تبلیغ کے موقع پر بھی بعض دفعہ ذرہ دور سے کوئی ایسا آدمی ملنے کے لئے آجاتا ہے جس کی زبان ترجمان نہیں جانتا اس صورت میں کسی ایسے شخص کو ڈھونڈنا پڑتا ہے جو اس کی زبان سمجھتا ہو اور پھر ترجمہ کرنے والا پہلے ہماری انگریزی گفتگو کا ترجمہ دوسرے شخص کی زبان میں کرتا ہے اور پھر وہ دوسرا شخص اس کا مفہوم اس اصل شخص تک پہنچاتا ہے۔ گویا ایسے آدمی سے بات کرنے کے لئے ہمیں درمیان میں دو واسطے استعمال کرنے پڑتے ہیں۔

لوکل زبانیں اور مبلغین

اس انوکھے اور قدرے آرام دہ طریق کے ماتحت استعمال سے نہ صرف وقت ضائع ہوتا ہے بلکہ مسلسل تقریر کرنے کی مشق بھی نہیں رہتی اور موقعہ آنے پر ذرہ مشکل پیش آتی ہے۔ گو یہ طریق مجموعی لحاظ سے نقصان دہ ہے اور اسے دور کرنے کی کوشش ہو رہی ہے مگر چونکہ ابھی وہاں عام تعلیم کی کمی ہے۔ افریقن لوگ اسے باعثِ فخر سمجھتے ہیں اور میں نے کئی دفعہ دیکھا ہے کہ گورنمنٹ کی سرکٹ کورٹوں میں بعض دفعہ تین تین زبانوں کے مختلف ترجمان کھڑے ہو کر ترجمہ کرتے ہیں اور یورپین ججوں کو اپنے دوروں پر یہ ترجمان ساتھ رکھنے پڑتے ہیں۔ اس رسم یا عادت کی وجہ سے سیرالیون میں ہمارے مبلغین کو زبانیں باقاعدہ سیکھنے کی طرف پوری توجہ نہیں ہوئی۔ اس کی ایک وجہ وہاں زبانوں کی کثرت اور ان کا کوئی پسِ منظر یا الفابیٹ اور ادبی لٹریچر وغیرہ کا نہ ہونا بھی ہے۔ اب وہاں کے محکمہ تعلیم نے انگریزی حروف میں وہاں کی دو تین زبانوں کے ابتدائی قاعدے اور کتابیں وغیرہ مرتب کئے ہیں جن سے سیکھنے میں کافی مدد ملتی ہے اور اس طریق کو سکولوں میں رائج کیا جا رہا ہے۔ اور ہمارے مبلغین بھی اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ گو عام گفتگو کے لحاظ سے سیرالیون کا ہر مبلغ وہاں کی دو بڑی زبانوں ٹمنی اور مینڈے میں عام بات چیت پہلے ہی کر سکتا ہے۔ عیسائی یورپین مبلغین کو بھی ایسی مشکلات پڑتی ہیں۔ مگر چونکہ ان کے پاس سینکڑوں کی تعداد میں انہیں قوموں سے ٹرینڈ پادری مبلغ اور اسناد موجود ہیں۔ جنہیں بڑی بڑی تنخواہیں اور کئی قسم کے دنیوی لالچ دے کر ان سے کام لیا جاتا ہے اس لئے ان کے یورپین پادریوں کو افریقنوں میں ہماری طرح بہت زیادہ مخلوط ہونے کی ضرورت پیش نہیں آتی گو ان میں سے بھی بعض خوب زبانیں سیکھتے اور بولتے ہیں بلکہ ان کے بعض مشنوں نے اب انگریزی حروف میں اپنے ابتدائی قاعدے اور کتابیں بھی چھپوا لی ہیں۔ جن کے ذریعے ان کے کارکن زبانیں سیکھتے ہیں۔ ہم فی الحال انہیں کتب سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔

(۶)

ساحل دریا پر ایک رات

سیرالیون میں مبلغین کا زیادہ تر کام تبلیغی دورے ہوتا ہے۔ ان دوروں میں جہاں بعض دفعہ اللہ تعالےٰ نمایاں کامیابی عطا فرماتا ہے۔ وہاں بعض علاقوں میں شدید مخالفت کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے اور مخالفین کی طرف سے ایسے حالات پیدا کر دئیے جاتے ہیں۔ جن سے مبلغین کو ذاتی تکلیف بھی پہنچے۔ لیکن میرا تجربہ ہے کہ ایسے موقعوں پر اس قسم کی تکلیف برداشت کرنے سے دل میں ایک قسم کا سرور اور انبساط محسوس ہوتا ہے جس سے جسمانی قوتِ برداشت کو تقویت پہنچتی اور رقت سے دعائیں کرنے کی طرف توجہ ہوتی ہے۔

چنانچہ گذشتہ جنگ عظیم کے دوران میں ایک دفعہ خاکسار اور مکرم مولوی نذیر احمد علی صاحب جو آجکل گولڈ کوسٹ مشن کے انچارج ہیں فریٹون سے تقریباً چالیس میل دور شمالی صوبے میں ایک دریا کے کنارے جو دراصل سمندر ہی کا ایک حصہ ہے ایک کشتی کے ذریعہ کاسری نامی ایک تجارتی قصبہ میں تبلیغ کیلئے گئے۔ وہاں پہلے بھی تبلیغ کی جا چکی تھی مگر کوئی ظاہری کامیابی نہ ہوئی اور مخالفت بڑھ گئی تھی اور اب یہ ہمارا وہاں دوسرا دورہ تھا۔ اس علاقے کے مسلمانوں میں اکثریت ایسے قبائل کی ہے۔ جن کو اپنے اسلام پر فخر اور ناز ہے اور عموماً فخریہ طور پر اپنا تعلق عرب نسل سے ظاہر کرتے ہیں گو عملی لحاظ سے سیرالیون کی مشہور رہبانیاں زیادہ تر انہیں میں پائی جاتی ہیں۔ ان میں علماء بھی کافی ہیں لیکن نہایت متعصب اور قدامت پسند ہیں۔ اس وجہ سے اب تک وہ لوگ ہماری مخالفت میں وہاں کے عیسائیوں سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔

مہمان نوازی سے انکار

اس روز ہمارے وہاں پہنچنے سے قبل ہی وہاں کے علماء اور بڑے لوگوں کو ہمارے آنے کا علم ہو گیا اور چونکہ وہاں کے عوام اپنے بڑوں سے بہت ڈرتے اور ان کے تابع ہوتے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنے اثر و رسوخ سے قصبہ میں پراپیگنڈا کر دیا یا ایسا انتظام کیا کہ ہمیں کوئی وہاں ٹھہرنے کے لئے جگہ نہ دے۔ بہرحال ہم مغرب کے وقت کشتی سے اترے اور سید ھے قصبہ کے چیف کے پاس گئے۔ گو ہمیں ذاتی طور پر معلوم تھا کہ وہ اپنے گھر میں موجود ہیں۔ کیونکہ کشتی سے اترتے وقت ہم انہیں دیکھ چکے تھے۔ مگر جب ہم ان کے مکان پر گئے تو نوکروں نے ہمیں باہر سے ہی جواب دیدیا کہ وہ اپنی زمینوں پر دورہ کیلئے گئے ہوئے ہیں۔ بعض اور جگہوں پر ٹھہرنے کیلئے کرایہ پر کوئی کمرہ وغیرہ حاصل کرنے کی کوشش کی گئی مگر کامیابی نہ ہو سکی اور لوگوں کی بے رخی اور کوئی ٹھکانہ وغیرہ نہ ملنے نے ہمیں بڑا حیران کیا بعض واقف کار لوگوں کو بھی ہم نے بری طرح سے مخالفین سے خوف زدہ پایا اُن کے زیر اثر پایا۔ ہمارے ساتھ دو افریقن لڑکے تھے ان کو تو افریقن ہونے کی وجہ سے کہیں جگہ مل گئی اور ہمارا ضروری سامان بھی وہ ساتھ ہی لے گئے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروگرام اطفال الاحمدیہ بر موقع سالانہ اجتماع (۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۵۰ء)

پہلے دن صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک اطفال جنرل نگران کیمپ کی نگرانی میں خیمہ جات نصب کریں گے۔ اور اسی دوران میں منتظمین کے سپرد جملہ انتظامات کی نگرانی کر دی جائے گی۔ خیموں کے نصب ہونے کے بعد اجتماعی دعا ہوگی۔ کہ اللہ تعالےٰ صحیح معنوں میں اجتماع کی برکتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقعہ عطا فرمائے اور اس کیمپ سے اطفال جب عملی کیمپ (روزمرہ کی زندگی) کی طرف منتقل ہوں گے۔ تو وہاں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہتر سے بہتر ثابت ہوں۔

ظہر کی نماز کے بعد پہلے دن حسب ذیل مقابلے کرائے جائیں گے۔ پیغام رسانی۔ مشاہدہ۔ معائنہ۔ نشانہ غلیل۔ تیز پیدل چلنے کا مقابلہ پنکچر لگانا وغیرہ۔ یہ پروگرام عصر تک جاری رہے گا۔ اس کے بعد نماز روزہ اور دیگر شرعی مسائل جو اس عمر کے بچوں کے لئے جاننے ضروری ہیں کے متعلق سوالات دریافت کئے جائیں گے اس کے لئے مختلف گروپ بنائے جائیں گے اور ہر گروپ کے مانیٹر ہر بچہ کے حاصل کردہ نمبر نوٹ کر کے جملہ ریکارڈ دفتر اطفال میں بھجوا دیں گے۔

دوسرے دن علی الصبح فریضہ نماز و تلاوت قرآن کریم کے بعد اطفال اجتماعی ورزش کریں گے۔ جس میں ڈرل اور ہلکی پی ٹی شامل ہوگی۔ اس کے بعد ایک اجلاس کرایا جائیگا۔ جس میں اطفال میں سے بعض سے خوش الحانی سے نظمیں پڑھائی جائینگی۔ اور بعض سے آذان وغیرہ بلند آواز سے دلوائی جائے گی جو جب ذیل مضامین جن کو بذریعہ اعلان مشتہر کیا جا رہا ہے کہ اطفال ان میں سے ایک دو پر بولنے کیلئے تیار ہو کر آئیں پر اطفال سے مختصر تقاریر کرائی جائیں گی۔

۱۔ وفات مسیح پر دلائل از روئے قرآن کریم۔ از روئے حدیث اور از روئے عقل (۲) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر دلائل از روئے قرآن کریم۔ از روئے حدیث و عقلی دلائل (۳) رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ میں سے تین چار واقعات (۴) ہستی باری تعالےٰ پر دلائل (۵) مہمان نوازی (۶) شجاعت (۷) محنت (۸) صفائی (۹) وقت کی پابندی (۱۰) دعا۔

اس پروگرام کے خاتمہ کے بعد پچاس گز کی دوڑ۔ لمبی چھلانگ لگانا۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ آہستہ سائیکل چلانا بوٹ پالش اور مرمت سائیکل کے مقابلے ہوں گے اور حسب موقعہ اطفال کو منظم طور پر خدام کے پروگرام میں سے بعض ضروری اور دلچسپ حصوں کو دکھانے کا انتظام کیا جائے گا تاکہ اس طرح سے ان میں امنگ اور مسابقت کی روح پیدا ہو اور وہ خدام کے نمونے سے فائدہ اٹھائیں۔ اس کے علاوہ کپڑے دھونے۔ کپڑوں میں ٹانکے لگانے عام معلومات حفظ قرآن اور تلاوت قرآن کے مقابلے کرائے جائیں گے۔ فی البدیہہ تقاریر اور بیت بازی کے مقابلے بھی ہوں گے۔

ایک عام معلومات کا تحریری امتحان لیا جائے گا۔ جس میں سلسلہ کے متعلق معلومات۔ موٹے موٹے مسائل اور ذہن کو تیز کرنے والے امور ہوں گے۔ یہ امتحان صرف ۱۱ سال سے ۱۵ سال کے اطفال کے لئے ہو گا۔ کوشش کی جائے گی۔ کہ اطفال کا پروگرام زیادہ سے زیادہ دلچسپ ہو۔

آخری دن اجتماعی ورزش کے بعد کبڈی۔ فٹ بال۔ کشتی اور جھنڈا جنگ کے مقابلے کرائے جائیں گے۔ بعد ازاں ایک اجلاس کر دیا جائے گا۔ جس میں تلقین عمل کے علاوہ مختلف مجالس اپنی اپنی دوران سال کی کارگزاری کی رپورٹیں سنائیں گی۔

اس کے بعد جملہ مقابلوں میں اول اور دوم آنے والے اطفال کو انعامات دیئے جائیں گے۔ جو کتب سلسلہ کی صورت میں ہوں گے۔ انعامات لینے والے اطفال کی فوٹو کا بھی انتظام کیا جائے گا۔

جملہ پروگرام میں حسب موقعہ تبدیلیاں کی جاسکیں گی۔ کیونکہ اطفال کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ صدر مجلس خدام الاحمدیہ کی تقاریر بھی سننی ہوں گی۔ نیز حضور کی خدمت میں اطفال میں علیحدہ تقریر کرنے کے لئے بھی درخواست کی جائے گی۔

نامہ نگار صاحب ہر روز کی کارروائی کی رپورٹ مغرب کے بعد حضور کی خدمت میں بھجوایا کرینگے مندرجہ بالا سکیم سالانہ اجتماع اطفال احمدیہ قائدین وزعماء۔ اطفال کو جمع کر کے اچھی طرح سنا دیں۔ اور ان میں تحریک کریں۔ کہ اس کے لئے پوری طرح تیار ہو کر زیادہ سے زیادہ تعداد میں اجتماع میں شریک ہوں

(نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔ ضلع جھنگ)

پتہ مطلوب ہے:۔ ۱۔ میاں بدرالدین باغبان سابق سکنہ سارچور ضلع گورداسپور (۲) میاں محمد اسماعیل صاحب مستری قادیانی یہ دونوں صاحب جہاں کہیں بھی ہوں اپنے پتہ کی اطلاع دیں۔ نیز جو دوست مجھے ملنا چاہیں۔ ۳۳ ڈی ماڈل ٹاؤن لاہور میں چھ اکتوبر کی شام تک مل سکتے ہیں

(فتح محمد سیال)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت

کہ

جب آپ ربوہ تشریف لائیں

"اگر کسی میں ایمان ہو تو وہ جب ربوہ میں آئے تو اگر اس کے پاس واپسی کے کرایہ کے لئے پانچ روپے کی رقم بھی بچتی ہو تو وہ جتنے دنوں کیلئے یہاں رہے۔ اتنے دن وہ پانچ روپے امانت میں جمع کرائے اور پھر جاتے ہوئے لے لے۔"

آپ اپنا روپیہ امانت فنڈ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں جمع کرائیں آپ کا روپیہ جس وقت آپ فرمائینگے اسی وقت واپس ادا ہوگا۔ اگر آپ باہر ہوں اور روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ طلب فرمائینگے تو صدر انجمن احمدیہ اپنے خرچ پر آپکا مطلوبہ روپیہ فوراً آپکو بھجوا دیگی

(نظارت بیت المال ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آفاتِ آسمانی سے نجات کی راہ

"تلاش تو کرو شاید تم میں خدا کی طرف سے کوئی نبی قائم ہو گیا ہو" (المسیح الموعود)

(از مکرم ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل)

"اولا یرون انھم یفتنون فی کل عام مرۃ او مرتین ثم لا یتوبون ولا ھم یذکرون"

(التوبہ - ۱۲۶)

کیا وہ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر برس ایک یا دو بار فتنوں میں مبتلا کئے جاتے ہیں۔ پھر بھی نہ تو وہ توبہ کرتے ہیں اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔"

روزنامہ نوائے وقت نے اپنے ۲۸ ستمبر کے شیوں میں پنجاب کے حالیہ خوفناک سیلابوں کا ذکر کرنے کے بعد مذکورہ بالا آیت مع ترجمہ نقل کی ہے۔ اسی طرح دوسرے اخبارات نے بھی ان سیلابوں کو عذاب الہی قرار دیتے ہوئے لوگوں کو تقویٰ اور نیکی اختیار کرنے کی تلقین کی ہے۔ کاش لوگ ان باتوں پر غور کریں۔ اور قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت اور اس قسم کی دیگر آیات پر نگاہ ڈالیں۔ اور سوچیں کہ یہ آسمانی آفات کا سلسلہ جو لگاتار اور مسلسل لوگوں کی پریشانی اور ہلاکت کا موجب بنا ہوا ہے۔ اس کا کیا باعث ہے حال ہی میں پنجاب کے دریاؤں میں یکے بعد دیگرے جو خوفناک سیلاب آئے ہیں اور جن سے سارا پنجاب متاثر ہوا ہے۔ لاکھوں انسان بے خانماں ہو گئے ہیں ہزاروں مکانات منہدم ہو گئے ہیں۔ اور سینکڑوں دیہات نابود ہو گئے ہیں۔ ان سیلابوں کی وجہ سے زرعی طور پر جو نقصان صوبہ کو پہنچا ہے۔ وہ بے اندازہ ہے۔ اسی طرح تمام بڑے بڑے شہروں اور قصبات کے راستے ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں۔ ریلوں کا سلسلہ درہم برہم ہو گیا ہے پختہ سڑکوں میں بڑے بڑے شگاف پڑ گئے ہیں۔ اور کئی کئی میل تک سڑکیں ٹوٹ کر ناکارہ ہو گئی ہیں اور ریلوں اور سڑکوں کا یہ نظام ایک لمبے عرصہ تک اپنی پہلی حالت پر نہیں آ سکے گا۔ ان کے نقصان کا اندازہ کروڑوں روپے کا ہے۔ غرض یہ ایک مصیبت عظمیٰ تھی۔ اور اس سے قبل پنجاب کے دریاؤں میں کبھی اتنی زبردست طغیانی نہیں آئی تھی۔ سینکڑوں میل تک پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کی قہری تجلی اپنا اقتدار لوگوں کو دکھلا رہی تھی جس کے آگے انسان اپنے سب سامانوں، ایجادوں اور مشینری کے باوجود بے بس نظر آتا تھا۔ اس موقعہ پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ ارشاد صادق آ رہا تھا کہ

کوئی کشتی اب بچا سکتی نہیں اس سیل سے
حیلے سب جاتے رہے اک حضرت تواب ہے

ایک طرف پانی کا سیلاب خطرناک صورت اختیار کر رہا تھا۔ اور شہروں اور دیہات کو یکے بعد دیگرے اپنی لپیٹ میں لئے جاتا تھا۔ لوگ ہراساں اور پریشان ہو ہو کر بے سرو سامانی کی حالت میں محفوظ مقامات تک اپنے آپ کو پہنچانے کی کوشش کر رہے تھے۔ تو دوسری طرف آسمان سے بارش کا لگاتار سلسلہ جاری تھا جو بعض مقامات پر ساٹھ ستر گھنٹے تک جاری رہی۔ اس سیلاب کے متعلق بعض اخبارات کے اقتباسات درج ذیل کرتا ہوں۔ احباب ملاحظہ فرما کر اندازہ کر لیں کہ یہ مصیبت کتنی بڑی اور ہیبت ناک تھی۔

(۱) "مسلسل بارش اور راوی اور چناب میں طغیانی کی وجہ سے پنجاب کا بیشتر علاقہ زیر آب ہو گیا۔ سیالکوٹ اور گجرات کے اضلاع میں سیلاب نے خوفناک صورت اختیار کر لی ہے دریائے چناب سے لے کر دریائے ستلج تک کے علاقہ نے گویا پانی کی چادر اوڑھ لی اور یہ پہچاننا مشکل ہو گیا۔ کہ کہاں سیلاب کا پانی امنڈ رہا ہے اور کہاں بارش کا پانی جمع ہے۔ ادھر لاہور میں جو راوی کے پانی سے کمی رہ گئی تھی۔ وہ بہتر گھنٹے کی بارش نے پوری کر دی ہے ... لاہور شہر ایک ویرانے کا منظر پیش کر رہا ہے۔" (اخبار امروز ۲۱ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء صفحہ ۱)

(۲) "شہر لاہور کی تمام نشیبی بستیاں پندرہ دن میں دوسری مرتبہ زیر آب ہو گئیں تاریخ میں راوی اور چناب کے اس ہولناک سیلاب کی کوئی نظیر نہیں ملتی۔ راوی کی سطح اب پندرہ فٹ سے زائد بلند ہو جانے سے لاہور کی ۲ لاکھ کی آبادی کی نشیبی بستیاں زیر آب ہو گئی ہیں۔ یہ آبادیاں تباہی کے چنگل میں ہیں۔" (امروز ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء صفحہ ۱)

(۳) "سیلاب کی وجہ سے وادی کشمیر میں جو تباہی آئی ہے۔ اس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی ... کہا جاتا ہے کہ دریائے جہلم نے وادی میں کبھی اتنی تباہی نہیں مچائی تھی۔ دریا کا پانی دونوں کناروں سے ۱۰ فٹ باہر نکل گیا ہے" (اخبار زمیندار ۲۶ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء صفحہ ۲)

(۴) "آج خانکی ہیڈ کا بایاں بازو بھی ٹوٹ گیا مرالہ کا ہیڈ پہلے ٹوٹ چکا ہے۔ راوی اور چناب نے اضلاع سیالکوٹ۔ گوجرانوالہ گجرات، شیخوپورہ اور لائل پور کے بہت بڑے علاقہ کو لپیٹ میں لے لیا ہے ... چناب نے گزشتہ شب ہی راوی کے سیلاب کو مات کر دیا تھا۔ لیکن اب تو اس دریا نے گزشتہ تمام سیلابوں کو مات کر دیا ہے۔"

(نوائے وقت ۲۲ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء صفحہ ۱)

(۵) "مرالہ اور خانکی کے درمیان تمام دیہات کا نام و نشان نہیں رہا۔ خانکی کے بائیں طرف میلوں تک پانی ہی پانی نظر آتا ہے۔ گوجرانوالہ اور شاہدرہ کے درمیان پانی اس قدر تیز ہے۔ کہ یہ علاقہ آبشاروں کا مرکز معلوم ہوتا ہے ہوائی جہاز سے درختوں کی صرف چوٹیاں نظر آتی ہیں۔" (نوائے وقت ۲۳ ستمبر صفحہ ۱)

(۶) "سیلاب کے باعث ضلع سیالکوٹ میں اسی ہزار مکانات برباد ہو گئے۔ ایک لاکھ گیارہ ہزار پانچسو ایکڑ زمین کی فصلیں تباہ ہو گئیں ... چنیوٹ جھنگ مگھیانہ کا بیٹ جو نشیبی علاقہ تباہ ہو چکا ہے ہزارہا لوگ بے گھر ہو گئے ہیں۔ ان علاقوں میں پانی ۱۰ فٹ اونچا تھا۔ شہر کے گرد عوام اور میونسپلٹی نے جو عارضی بند لگائے تھے۔ وہ سب ٹوٹ گئے۔" (امروز ۲۰ ستمبر صفحہ ۱)

(۷) "سیلاب کی وجہ سے پنجاب پر جو مصیبت نازل ہوئی ہے وہ بہار کے زلزلہ اور بنگال کے قحط سے کسی اعتبار سے کم نہیں۔ لاکھوں کنبے اس سیلاب کی وجہ سے خانماں برباد ہو گئے ہیں۔ اور لاکھوں افراد کے پاس نہ پیٹ بھرنے کو روٹی ہے نہ تن ڈھانپنے کو کپڑا ... ہمیں معلوم ہے کہ پنجاب میں ایک شخص بھی ایسا نہیں۔ جو بلاواسطہ یا بالواسطہ سیلاب سے متاثر نہ ہوا ہو۔"

(نوائے وقت ۳۰ ستمبر سنہ ۱۹۵۰ء صفحہ ۲)

پیارے بھائیو! سیلاب اور طوفان کی شدت کا اندازہ کرنے کے بعد خدا را غور کرو اور سوچو کہ ان آفات اور مصائب کے اسباب کیا ہیں۔ میں نے ابتداء مضمون میں قرآن مجید کی ایک آیت روزنامہ نوائے وقت سے نقل کی ہے۔ جس کا ترجمہ اس نے یہ لکھا ہے۔ کہ لوگ نہیں دیکھتے کہ وہ ہر برس ایک یا دو بار فتنوں میں مبتلا کئے جاتے ہیں پھر بھی نہ تو وہ توبہ کرتے ہیں۔ اور نہ نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ پس سچی اور حقیقی بات یہی ہے کہ انسان جب اپنے خالق و مالک سے برگشتہ ہو جاتا ہے۔ اس کے مامور دین کی تکذیب کرتا ہے۔ اس کے دین سے گمراہ ہو جاتا ہے۔ اور خدا کے احکام کی نافرمانی اور سرکشی اختیار کر لیتا ہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ بھی اپنی قہری تجلی نازل کرتا ہے۔ تا اگر محبت اور رحم سے انسان فائدہ نہیں اٹھاتا۔ تو پھر غضب اور قہر سے اسے نصیحت دلائی جائے۔

اس زمانہ کے مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے پنتالیس برس پیشتر اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر ان آفات کی لوگوں کو اطلاع دی تھی۔ اور ساتھ ہی یہ تلقین بھی فرمائی تھی کہ اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ اور استغفار کرو۔ تو یہ آفات اور مصائب ٹل سکتی ہیں۔ مگر وائے افسوس کہ جوں جوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان آفات کا سلسلہ جاری رہا۔ اسی قدر لوگوں نے نافرمانی اور بے دینی میں ترقی کی۔ اور بجائے اس کے کہ وہ ان باتوں سے نصیحت حاصل کرتے۔ انہوں نے تمسخر اور استہزاء کے طریق کو اختیار کیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان آفات کے متعلق فرماتے ہیں۔

(الف) "خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤں گا اور میں اسے مدد دوں گا جو میری طرف سے ہے اور میں اس کا مخالف ہو جاؤں گا۔ جو اس کا مخالف ہے۔ سو اے سننے والو تم اب یاد رکھو کہ اگر یہ پیشگوئیاں صرف معمولی طور پر ظہور میں آئیں۔ تو تم سمجھ لو کہ میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔ لیکن اگر ان پیشگوئیوں نے اپنے پورے ہونے کے وقت دنیا میں ایک تہلکہ برپا کر دیا۔ اور شدت گھبراہٹ سے دیوانہ سا بنا دیا۔ اور اکثر مقامات میں عمارتوں اور جانوں کو نقصان پہنچایا۔ تو تم اس خدا سے ڈرو جس نے میرے لئے یہ سب کچھ کر دکھایا۔ وہ خدا جس کے قبضہ میں ذرہ ذرہ ہے اس سے انسان کہاں تک بھاگ سکتا ہے۔" (تجلیات الہیہ صفحہ ۱)

(ب) "میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ یہ آفتیں اور یہ زلزلے صرف پنجاب سے مخصوص نہیں۔ بلکہ تمام دنیا ان آفات سے حصہ لیگی اور جیسا کہ امریکہ وغیرہ کے بہت سے حصے تباہ ہو چکے ہیں۔ یہی گھڑی کسی دن یورپ کے لئے درپیش ہے۔ اور پھر یہ ہولناک دن پنجاب اور ہندوستان اور ہر ایک حصہ ایشیا کے لئے مقدر ہے جو شخص زندہ رہیگا وہ دیکھ لیگا۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۲ حاشیہ)

(ج) پھر ان ہولناک نشانوں کی مزید تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ:۔

"میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر

کے فرشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

پس یہ آفات کا سلسلہ بلاوجہ اور بلا سبب نہیں ہے۔ اس کا موجب ہمارے اپنے گناہ اور کمزوریاں ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے احکام سے روگردانی اور اعراض ہے۔ اس لئے جہاں ان سیلابوں اور مصائب سے بچنے کے لئے دوسرے مادی ذرائع اختیار کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وہاں پر اس کے حقیقی موجب کی طرف بھی توجہ درکار ہے۔ جو یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف صدق دل سے رجوع کریں۔ اس کے احکام کی پیروی کریں۔ اور اس زمانہ کے مامور پر ایمان لائیں۔ ان آسمانی عذابوں سے نجات دلانے کی یہی راہ ہے۔ جس پر چل کر انسان ان سے محفوظ ہو سکتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے انبیاء کی تکذیب اور ان سے استہزاء اور تمسخر بہت بڑا جرم ہے۔ اور اس کی سزا بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بہت زیادہ دی جاتی ہے۔ سو اس کا علاج یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کے احکام کی پیروی کریں۔ اور اس کے بھیجے ہوئے مامور کو مانیں اور اس طرح خدا تعالیٰ کے رحم اور فضل کے مستحق بنیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"اے عزیزو خدا سے مت لڑو۔ کہ اس لڑائی میں تم ہرگز فتح یاب نہیں ہو سکتے۔ خدا کبھی قوم پر ایسے سخت عذاب نازل نہیں کرتا اور نہ کبھی اس نے کئے۔ جب تک اس قوم میں اس کی طرف سے کوئی رسول نہ آیا ہو۔ یعنی جب تک اس کا بھیجا ہوا ان میں ظاہر نہ ہوا ہو۔ سو تم خدا کے قانون قدیمہ سے فائدہ اٹھاؤ اور تلاش کرو کہ وہ کون ہے۔"

حضرت امیر المؤمنین کی صحت کیلئے دعا اور صدقات

حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے اجتماعی طور پر دعائیں کی گئیں اور ایک بکرا خرید کر بطور صدقہ گوشت غربا میں تقسیم کیا گیا۔ خداوند کریم اپنے فضل و کرم کے ساتھ ہمارے پیارے امام المصلح الموعود کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۷ رکھ ڈاکخانہ خاص تحصیل ضلع لائل پور مغربی پاکستان)

۲۔ میں یہاں پر اکیلا ہی احمدی ہوں۔ میرے بچوں نے آپس میں چندہ کر کے بروز جمعۃ المبارک بتاریخ ۲۸ جولائی ۱۹۵۰ء ایک بکرا مبلغ ۲۲/-/- روپیہ میں خرید کر بطور صدقہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ذبح کر کے گوشت غربا میں تقسیم کیا۔ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو جلد سے جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرما کر لمبی عمر بخشے۔ آمین

خاکسار عبد الستار شاہ ریٹائرڈ اسسٹنٹ سرجن چک ۲۲ جھنگ

درخواست دعا

ہائے خاکسار کے ماموں صاحب گاؤں میں بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ اور کمزوری بہت ہو رہی ہے۔ لہٰذا اصحابہ کرام و درویشان قادیان سے درخواست دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(خاکسار چوہدری بشیر احمد۔ الفضل لاہور)

(۲) میری بچی کو نسبتاً آفاقہ ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد یعقوب الفضل لاہور)

(۳) بندہ کے ہاں دو لڑکے اور لڑکی کے بعد ایک لڑکی بتاریخ ۲۳ ستمبر ۱۹۵۰ء تولد ہوئی۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نیک و طول عمر اور خاندان و احمدیت کے لئے بابرکت بناوے۔ امین

خاکسار (ڈاکٹر) عطاء اللہ خاں انچارج احمدی سول ڈسپنسری گھڑیاں۔

(۴) میں دو سال کے بعد بے نیل و مرام سینیٹوریم سے واپس آگیا ہوں۔ بخار مستقل صورت اختیار کر گیا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(طالب دعا محمود حسن بنی اسرائیل)

کیا آپ نے قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر بھجوا دی ہے
اگر نہیں بھجوائی۔ تو مہربانی فرماکر ستمبر ۱۹۵۰ء میں ختم ہونے والی قیمت اخبار بھجوا دیں۔ اور وی۔ پی کا انتظار نہ کریں منی آرڈر کے ذریعہ قیمت بھجوانے میں آپ کو فائدہ ہے (منیجر)

عبد الرحمن کاغانی اینڈ سنز قادیان حال سید مٹھا بازار لاہور کی تیار کردہ
محافظ اٹھرا گولیاں (رجسٹرڈ)
اٹھرا کا چالیس سالہ مجرب علاج
فیتو لہ ڈیڑھ روپیہ۔ مکمل خوراک پندرہ روپے
نیز ہر قسم کے تجربات ملنے کا پتہ
حکیم عبد القدیر کاغانی (فتح انڈیا) سید مٹھا بازار لاہور

پیغام احمدیت
منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

لاہور سے سیالکوٹ کیلئے جی ٹی بس سروس لمیٹڈ کی آرام دہ
آرام دہ سفر نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں جو کہ اڈہ سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ موسم گرما میں آخری بس سیالکوٹ کیلئے ۵-۳۰ بجے شام چلتی ہے۔
چوہدری سردار خان منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

سیلاب زدوں کیلئے کپڑے مہیا کیجئے

(بیگم صاحبہ سردار عبد الرب نشتر کی اپیل)

پنجاب کے متعدد اضلاع میں سیلاب نے جو تباہی برپا کی ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ ہمارے ہزاروں بھائی بہن آج انتہائی بے سروسامانی کے عالم میں ہیں۔ ان کے پاس نہ رہنے کو مکان ہیں نہ پہننے کو کپڑے۔ ان کے گھر۔ گھروں کا سازوسامان۔ مال مویشی۔ فصلیں اور دیگر املاک۔ سب کچھ سیلاب کی نذر ہو چکا ہے۔ تباہی کا یہ دور اتنا وسیع۔ دردناک اور ہمہ گیر ہے کہ اس کی وسعت کا صحیح اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ ہر قسم کی ضروریات زندگی سے محروم ہو کر یہ لوگ آج اپنی حرماں نصیبی پر آنسو بہا رہے ہیں۔ زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ ان میں کثیر تعداد مہاجرین کی ہے۔ جو ایک بار تباہ و برباد ہو کر گھروں سے اکھڑ چکے تھے۔ اور ابھی اچھی طرح سنبھلنے نہ پائے تھے کہ ایک اور مصیبت ان پر پڑی۔ وہ گھروں میں رہتے ہوئے ایک بار پھر بے گھر ہو گئے۔ سیلاب نے دیکھتے ہی دیکھتے انہیں زندگی کی ہر آسائش سے محروم کر دیا۔ ہمارا فرض ہے کہ ان تباہ حال لوگوں کی امداد کے لئے جو کچھ ہمارے بس میں ہو کریں:۔

یہ امر موجب اطمینان ہے کہ سول اور فوجی حکام نے اس موقع پر بہت فرض شناسی کا ثبوت دیا ہے اور اپنی تمام تر طاقت اور وسائل کو سیلاب زدگان کی امداد کے لئے وقف کر رکھا ہے مختلف رضاکار جماعتیں بھی اس اہم انسانی فریضے کی ادائیگی میں پیش پیش رہی ہیں۔ مگر ابھی بہت کام باقی ہے سردی سر پر ہے اور مصیبت زدگان کو سردی سے بچانے کے لئے لحاف کمبل اور دوسرے کپڑے جمع کرنے کا کام بہت اہمیت رکھتا ہے اس لئے میں تمام لوگوں سے بالعموم اور پاکستان خواتین ایسوسی ایشن کی ممبر بہنوں سے بالخصوص اپیل کرتی ہوں کہ وہ اپنی انتھک کوششیں جاری رکھیں اور کپڑے فراہم کرنے کی اس مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ جو لوگ کپڑے وغیرہ بھیجنا چاہیں۔ وہ آل پاکستان خواتین ایسوسی ایشن لاہور برانچ کی صدر صاحبہ کو بھیج کر رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ ان کا دفتر ۱ ڈیوس روڈ پر ہے۔

درخواست دعا

میرے والد جناب چوہدری محمد علی خان صاحب کچھ دنوں سے بیمار ہیں۔ حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، درویشان قادیان اور احباب جماعت کی خدمت میں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار مختار احمد ایجنٹ برما شیل نواب شاہ سندھ)

تریاق اٹھرا۔ حمل ضائع ہو جاتے ہوں یا بچے فوت ہو جاتے ہوں دوائی شیشی ۲/۸ روپے مکمل کورس ۲۵ روپے۔ دواخانہ نور الدین ڈھامل بلڈنگ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیول کی آزادی پر جنرل اسمبلی کے صدر نصر اللہ انتظام کا اظہارِ مسرت

فلشنگ میڈوز۔ ۳۰ ستمبر۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے پانچویں صدر نصر اللہ انتظام نے جمہوری کوریا کے دارالسلطنت سیول کی آزادی پر مسرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "جنرل اسمبلی کے صدر کی حیثیت سے مجھے بڑی خوشی ہے کہ اتحادی فوجوں نے جو اقوام متحدہ کے پرچم کے سایہ میں جمہوری کوریا کی مدافعت اور آزادی کے لئے جنگ کر رہی ہیں سیول کو آزاد کرا لیا ہے۔ سیول کی آزادی جنگ کوریا میں فیصلہ کن اہمیت رکھتی ہے۔ میں اتحادی فوجوں اور ان کے سپہ سالار جنرل میک آرتھر کو اس کامیابی پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ہمیں امید ہے کہ جنگ کوریا کا اختتام بہت قریب ہے۔ اور وہ دن بھی دور نہیں ہے جب کوریا کو باہمی اتحاد و امن حاصل ہوگا۔" (ی۔ س۔ ا۔ س)

غیر جانبدار تحقیقات کی پیشکش

فلشنگ میڈوز ۳۰ ستمبر۔ معتبر حلقوں کا کہنا ہے کہ حکومت امریکہ نے اشتراکی چین کو یہ پیشکش کی ہے کہ اگر ایک غیر جانبدار تحقیقاتی کمیشن یہ قرار دیدے کہ کسی امریکی ہوا باز نے سرزمین منچوریا پر بم باری کی ہے تو وہ اس کو مناسب جرمانہ ادا کرنے میں کوئی پس و پیش نہ کرے گی۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ پیشکش اقوام متحدہ میں امریکہ کے نائب مندوب اے گروس نے اقوام متحدہ کے ناظم اعلیٰ مسٹر ٹرائیگولی کے نام ایک مکتوب میں ارسال کی ہے۔ جس میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ اس مفروضہ حادثہ کی جائے وقوع پر تحقیقات کی نی الفور ضروری ہے۔

یاد رہے کہ چین کی اشتراکی حکومت نے ابھی کچھ دن ہوئے امریکی ہوا بازوں پر تہمت لگائی تھی کہ انہوں نے کوریا اور منچوریا کی سرحد پر دافعہ چینی قصبہ اُن تنگ پر بم باری کر کے وہاں سخت تباہی مچائی ہے۔ (ی۔ س۔ ا۔ س)

امن کی اپیل ایک فریب ہے

فلشنگ میڈوز ۳۰ ستمبر۔ سٹاک ہوم کی امن کی اپیل ایک فریب ہے اور سٹاک ہوم کا نام بطور شگون اس کے ساتھ وابستہ کر دیا گیا ہے۔ یہ ہے وہ رائے جس کا اظہار ایک تقریر کے دوران میں سویڈن کے وزیر خارجہ مسٹر اوسٹن انڈین نے کیا۔ صاحب موصوف اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں اپنے وطن کے مندوبین کی رہنمائی کر رہے ہیں۔

(دی۔ س۔ ا۔ س)

عراق افغان ثقافتی معاہدہ

بغداد ۳۰ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ عراق عنقریب افغانستان سے ایک ثقافتی معاہدہ کرنے والا ہے۔ عراقی وزارت تعلیمات نے افغان وزارت تعلیمات کو عراقی کتابوں کا ایک بڑا ذخیرہ تحفۃً ارسال کیا ہے۔ (اسٹار)

پاکستان میں ہندوستانی دیاسلائیوں کی منڈی ختم

نئی دہلی ۳۰ ستمبر۔ پاکستان میں ہندوستانی دیاسلائیوں کی منڈی ختم ہو گئی ہے اور اب اس کی بحالی کا کوئی امکان بھی نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ سویڈن۔ ناروے۔ چیکوسلواکیا اور اطالیہ کی دیاسلائیوں کے مقابلہ میں ہندوستان کا بنا ہوا مال بہت گھٹیا ہوتا ہے۔ مرکزی محکمہ آبکاری کا ۱۹۴۹ء میں جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس سے قبل ہی ہندوستانی اصلاح ہوئی۔ مگر اب غیر ملکی دیاسلائیوں نے منڈی پر پوری طرح قبضہ جما لیا ہے۔ (اسٹار)

طیاروں کے نئے قسم کے پر

نیو یارک ۳۰ ستمبر۔ طیاروں کے پر آجکل جوڑ کر بجائے خاص طور پر ڈھال کر بنائے جا رہے ہیں جس سے خرچ وقت اور سامان سب ہی کم لگتا ہے۔ کچھ ایسی خاص قسم کی چادروں سے اس طرح یہ پر بنائے جا رہے ہیں کہ ان کے لئے جوڑوں کی ضرورت ہی باقی نہ رہے۔ اس طریقہ سے ایلومینیم کا خرچ بھی کم ہوتا ہے۔ پرانے طریقہ سے بہت زیادہ ایلومینیم کے ٹکڑے بیکار رہا کرتے تھے جسے ضائع کر دینا پڑتا تھا۔ یہ نئے پر ہیا کیوسٹس کے ایک کارخانہ میں تیار کئے جا رہے ہیں۔ (اسٹار)

موٹروں کے ٹھنڈے انجن

نیو یارک ۳۰ ستمبر۔ جنرل الیکٹرک کے انجنیئروں نے سردیوں میں موٹر کے انجن سرد پڑ جانے کو روکنے کے لئے ایک نیا طریقہ ایجاد کیا ہے جو "کیلرو ڈ انجن ہیٹر" کہلاتا ہے۔ یہ آلہ صرف تین انچ لمبا ہے اس سے بیٹری پر زور بھی کم پڑتا ہے اور انجن کو گرمانے میں بھی مدد ملتی ہے۔ جبکہ موسم درجہ حرارت سے زیادہ ہو تو انجن کو چلانے سے پہلے تھوڑی دیر کے لئے ہیٹر کو چلانا پڑتا ہے۔ لیکن جب درجہ حرارت انجماد کو پہنچا ہوا ہو تو زیادہ عرصہ کے لئے اسے چلانا پڑتا ہے۔ (اسٹار)

لبنانی معافی نامہ پر دستخط ہو گئے

بیروت ۳۰ ستمبر لبنان کے صدر بشارہ الخوری بے نے بعض قیدیوں کے معافی نامہ پر دستخط کر دیے ہیں۔ لبنان الخوری کے دوبارہ منتخب ہونے کی ... منا رہا ہے (اسٹار)

سر ریڈکلف گورداسپور کی تقسیم کے متعلق اصل واقعات بیان کریں

(مانچسٹر گارڈین)

مانچسٹر ۳۰ ستمبر۔ لبرل اخبار مانچسٹر گارڈین نے اپنی تازہ اشاعت میں سر سیرل ریڈکلف کو مشورہ دیا ہے کہ ہندوستان اور پاکستان کو انتقال اقتدار سے قبل دونوں ملکوں کی سرحدیں تعین کرنے کا جو کام انہیں سنبھالا گیا تھا۔ اس کے حالات بے کم و کاست بیان کر دیں۔

اخبار مذکور رقمطراز ہے کہ سیاسیات میں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بعض غلط اور بے بنیاد خبریں اتنے خلوص اور اعتقاد کے ساتھ پھیلا دی جاتی ہیں کہ ان کی صحت کے متعلق سننے والوں کو شک نہیں رہتا۔ اگر ضلع گورداسپور کے بٹوارے کے متعلق بھی صحیح حالات طشت ازبام کر دیئے جائیں تو اس سے سب کو تسلی ہو جائے گی

پاکستان میں یہ یقین کیا جاتا ہے کہ جب سر ریڈکلف کو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان حد فاصل کھینچنے کے لئے مامور کیا گیا تھا۔ اسوقت برطانوی حکومت اور کانگرسی لیڈروں کے درمیان پہلے سے ہی سمجھوتہ ہو چکا تھا کہ یہ حد اس طرح کھینچی جائے کہ ہندوستان کے ڈانڈے کشمیر سے مل جائیں۔ یہ اسی ذریعہ سے ہو سکتا تھا کہ ضلع گورداسپور ہندوستان کو دے دیا جاتا حالانکہ اس ضلع میں مسلمان کی آبادی ۵۱ فی صدی تھی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سردار پٹیل نے ایک مرتبہ ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے اس سودے بازی کا اعتراف کیا تھا

ایک اور کہانی یہ ہے کہ سر ریڈکلف نے اپنے پہلے فیصلہ میں گورداسپور پاکستان کو دیدیا تھا لیکن ہندوستان کے اس زمانہ کے وائسرائے لارڈ مونٹ بیٹن نے ریڈکلف کو اپنا فیصلہ بدلنے پر مجبور کر دیا اس کی تائید میں پاکستانی یہ دعوے کرتے ہیں کہ فیصلہ کی اشاعت میں غیر معمولی اور پر اسرار التوا عمل میں آیا تھا۔

اس حقیقت کی وجہ سے بھی غصہ اور کدورت دن بدن بڑھتی جا رہی ہے کہ اگر گورداسپور پر ہندوستان کا قبضہ نہ ہوتا تو اسے کشمیر میں مداخلت کرنے کا موقعہ ہی نہ ملتا۔

کمیونسٹ چین کو سلامتی کونسل میں آنے کی اجازت

فلشنگ میڈوز ۳۰ ستمبر۔ سلامتی کونسل نے چار ووٹوں کے مقابلہ میں سات ووٹوں سے یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ فارموسا کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے کمیونسٹ چین کے نمائندہ کو دعوت دی جائے۔ کونسل نے ایکویڈار کی تجویز بھی منظور کر لی کہ غور و خوض پندرہ نومبر کے بعد کیا جائے۔

کیوبا کی جگہ برازیل اور ناروے کی جگہ ہالینڈ سلامتی کونسل کے دو سال کے لئے رکن چنے گئے ہیں وہ جنوری ۱۹۵۱ء سے سلامتی کونسل میں بیٹھیں گے۔

غلام حسین ہدایت اللہ مرحوم کی برسی

سکھر ۳۰ ستمبر معلوم ہوا ہے کہ ۴ اکتوبر کو تمام سرکاری دفاتر اور پبلک ادارے پورے صوبہ سندھ میں بند رہیں گے۔ ۴ اکتوبر کو سندھ کے سابق گورنر سر غلام حسین ہدایت اللہ مرحوم کی دوسری برسی ہوگی۔

پنجاب کے دیہات میں بربادی کا عبرتناک منظر

لاہور ۳۰ ستمبر۔ راوی اور چناب کے سیلاب نے پنجاب کے دیہات میں جو بے مثال تباہی پھیلائی ہے اس نے پنجاب کے کاشتکاروں کا مستقبل تاریک کر دیا ہے اور اس صوبہ کے سیلاب زدہ اور خانماں برباد کاشتکاروں کو آنے والے آزمائشی دور سے اگر کوئی شے صحیح سلامت نکال سکتی ہے تو صرف ان کا اپنا حوصلہ اور عزم و استقلال ہوگا۔ اگرچہ لاہور شیخوپورہ۔ سیالکوٹ اور گوجرانوالہ کے علاقوں میں سیلاب کا زور ختم ہوئے دس دن گزر چکے ہیں۔ تاہم دیہات میں ابھی تک جھیلیں بنی ہوئی ہیں۔ اور ان اضلاع کی زرخیز زمینیں اور لہلہاتے ہوئے کھیت بربادی اور ویرانی کا ایک عبرتناک منظر پیش کر رہے ہیں

ملتان کے ضلع میں سیلاب کا زور ابھی تک قائم ہے۔ شجاع آباد اور لودھراں کو ملانے والی ریلوے لائن گذشتہ شب ٹوٹ گئی ہے جس سے ملتان ایک طرف لاہور اور دوسری طرف کراچی سے کٹ گیا ہے۔ ملتان اور کبیروالا سڑک پر چھ میل کے قطعہ میں پانچ فٹ پانی کھڑا ہے۔ ضلع ملتان میں سیلاب سے جو نقصان پہنچا ہے۔ ملتان کی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ اب تک سیلاب سے ۱۸۰۰ مربع میل کا زرخیز ترین علاقہ برباد ہو چکا ہے۔ ۲۳۶ دیہات کا نام و نشان مٹ گیا ہے اور نقصان کا اندازہ ساڑھے سات کروڑ کے قریب لگایا جاتا ہے

پنجاب کے سیلاب زدہ علاقوں میں ملیریا وبا کی صورت میں پھوٹ پڑا ہے۔ صرف بیدیاں نہر کے ایک ہزار ملازم جو بند کے ٹوٹنے سے پہلے نکل آئے تھے جرنیلی سڑک پر شاہدرہ کے قریب ملیریا سے بیمار پڑے ہوئے ہیں۔ ان کی تیمارداری کے لئے کوئی ڈاکٹر نہیں پہنچا۔ ایک شخص نے بتایا کہ شاہدرہ کے علاقہ میں اکثر گاؤں کے تمام لوگ ملیریا میں مبتلا ہیں دیہاتیوں کے لئے اپنے مویشیوں کے لئے چارہ لانا ایک مشکل مسئلہ بن گیا ہے۔ (امروز)